بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 23 اپریل 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

آج میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت عمر کا تعلق قبیلہ بنو عدی بن کعب بن لوئی سے تھا۔ آپ کے والد کا نام خطاب بن نفیل تھا۔ ایک قول کے مطابق آپ کی والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم تھا۔ آپ نے تقریباً ۳۳ سال کی عمر میں سال ۶ نبوی میں اسلام قبول کیا۔

رسول اللہ صلعم نے آپ کو فاروق کے لقب سے نوازا تھا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آپ سے پوچھا کہ اس لقب کی وجہ کیا تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قبولِ اسلام کے واقعہ کا ذکر کیا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر نے کسی شخص سے پوچھا کہ کیا تو نے اسلام قبول کر لیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہں کر لیا ہے لیکن اس نے بھی تو کر لیا ہے جس پر تیرا زیادہ حق ہے یعنی تمہاری بہن اور بہنوئی۔ کہتے ہیں کہ میں اپنی بہن کے گھر گیا تو باہر سے تلاوت کی آواز سنی۔ یہ معلوم کرنے کے بعد کہ ان کی بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے حضرت عمر نے اپنی بہن اور بہنوئی کو مارا۔ لیکن خون دیکھ کر آپ کو شرم آگئی اور بیٹھ گئے اور کہا کہ وہ صحیفہ مجھے دکھاؤ۔ آپ کی بہن نے آپ کو پہلے غسل کیلئے کہا۔ اس کے بعد آپ نے سورۃ طہٰ کو پڑھا۔ آپ کہتے ہیں کہ اس سے میرے دل میں اس کلام کی بہت عظمت پیدا ہوئی اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمر نے اپنی بہن سے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم کہاں ہیں تو انھوں نے دارِ ارقم کا بتایا۔ جب صحبہ نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو وہ گھبرا گئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں۔ اگر عمر اچھی نیت سے آیا ہے تو ہم اس کو قبول کریں ورنہ اس کو قتل کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں پیش ہو کر اسلام قبول کیا۔ تمام صحبہ نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم سے پوچھا کہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ بیشک۔ پھر حضرت عمر نے کہا کہ پھر یہ

اخفاء کیوں ہے یعنی ہم اپنا دین چھپاتے کیوں ہیں۔ اس کے بعد ہم مسلمان دو صفوں میں مسجدِ حرام کی طرف نکلے۔ ایک صف میں میں اور ایک میں حضرت حمزہ تھے۔ اس دن رسول اللہ صلعم نے آپ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا کیونکہ آپ کے ذریعہ اسلام کو تقویت پہنچی اور حق اور باطل کے درمیان فرق پیدا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ اشرافِ قریش میں سے تھے اور بطور سفیر بھی کام کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر میں بعض مرحومین کی نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا اور ان کی نیکیوں اور خدمات کا ذکر فرمایا۔